Registerd

L.-Aa89

# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۵) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے۔ ۲۱۔ جون سنہ ۱۹۱۰ء جلد (۳۵)

## گلدستۂ اخبار

**راۓ صاحب** نرائن داس صاحب اہلو والیہ رخصت سے واپس آنے پر جہلم میں بطور عارضی ایڈیشنل ڈویژنل وسشن جج مقرر کئے جائینگے۔ **آر اے۔** ایگیوٹ صاحب ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ کو یکم جولائی سنہ ۱۹۱۰ء سے ایک ماہ کی رعایتی رخصت عطا کی گئی اور انکو پرنٹر صاحب بکمدوٹی کرینگے۔ **آنریبل** جسٹس رابرٹسن صاحب جج چیف کورٹ پنجاب کو ۸ جون سنہ ۱۹۱۰ء سے ایک ماہ کی رعایتی رخصت عطا کی گئی۔ **پنڈت ہری کشن** کول صاحب مہتمم بندوبست میانوالی کو ایک ماہ کی رعایتی رخصت عطا کی گئی اُن کا معمولی کام اکسٹرا اسسٹنٹ مہتمم بندوبست چلائینگے؛ **ایچ۔ ڈی** واٹسن صاحب۔ مہتمم بندوبست ہزارہ کو ۲۷ تحت ۱۹ء سے ۱۹ ماہ و ۲۰ یوم کی مجتمع رخصت عطا کی گئی۔ **کراچی** میں اجیت سنگھ کے بھیجے جانے کی خبر سنکر بعض ہندوؤں نے بڑی خوشی کی۔ ہندو کہتے ہیں کہ یہ سکھوں کا گیارہواں گرو کہلائیگا۔ **تحصیل ٹھپور** و علاقہ تھرپارکر سندھ میں ایک مسلمان ہیڈ کانسٹیبل رات کو پولیس لائین میں اپنے بستر پر سوتا تھا کہ باہر سے تین خونیوں نے آکر اُسے قتل کر ڈالا اور بھاگ گئے۔ تحقیقات شروع ہے۔ زمانہ نگار

**پلیگ اب یورپ** میں بھی پہنچ گئی ہے چنانچہ مقام کارٹھیجنا میں مہلک قسم کی پلیگ کے تین سو کیس ہسپتال میں ہیں۔ **فینلنڈ** (روس) کی نیشنل پارلیمنٹ میں ۱۹ عورتیں ممبر منتخب ہوئی ہیں۔ **شہنشاہ کا** یوم التولد ۲۰ جون کو منایا جائیگا۔ **جاپان** سے خبر آئی ہے کہ رشیا میں جو پلیگ ہورہی ہے اس کے بارے میں ایک انٹرنیشنل کانفرنس جلد ہونے والی ہے۔ **گذشتہ** سال کے مقابلہ پر ۳۱۸۰۰۰۰۰ روپیہ کا ولایتی کپڑا ہندوستان میں کم آیا ہے اور ولایتی نمک اور چینی کی آمد میں بھی کمی رہی ہے لوگ اسکو سودیشی تحریک کے حق میں مبارک فال سمجھتے ہیں۔ **بنارس** میں برقی ٹرامویز بہت جلد چلنے والی ہے اُس کے متعلق تعمیرات اور برقی سامان کے مہیا کرنے کا کام انگریزی ٹھیکہ داروں کے سپرد ہوا ہے۔ **افغانستان** میں امسال گندم کی فصل بکثرت ہوئی ہے اور گذشتہ سال سے امسال زیادہ ارزان ہے۔ **کراچی** میں اندھڑ کا موسم ۵ ماہ بحال سے جاری ہوگیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس سے بہت نقصان ہوا ہے۔ **مسز کماری** کلو سنگھ جو چند سالوں سے سکھ فوج میں کپتان کیٹی ووڈ کے نام سے مشہور تھیں اب ہندوستان کو واپس آرہی ہیں۔ اِن پندرہ ماہ کے عرصہ میں جبکہ وہ رخصت پر رہیں ان کے تین بچے پے در پے موت کا شکار ہوگئے واافسوس! خدا حافظ!! خدا انکو تسلی دے!!!)۔

**دہلی کی** کیمبرج مشن کے پادری جی ہبرٹ ویر صاحب مدراس کے دیشی علاقہ میں ایس پی جی مشن میں شریک ہونے والے ہیں۔ **مسٹر ای گنیز** صاحب ایم اے جو جیز کالج اکسفورڈ کے فیلو اور ویسلین میتھوڈسٹ مشنری کمیٹی کے ممبر ہیں ایک سال کی آنریری خدمت پر ہندوستان میں مدراس کی کالج انسٹیٹیوٹ میں تعلیم یافتہ ہندوؤں کے درمیان کام کرنے کو آئینگے۔

**ہندوستان** میں نیا مشن۔ آسٹریلیا کی میتھوڈسٹ کانفرنس نے ارادہ کرلیا ہے کہ ہندوستان میں اپنا ایک مشن قایم کریں۔ **پادری** ایس دی کرمر کروگیو کے کانفرنس سے جس میں وہ ڈیلیگیٹ ہوکر گئے تھے بمبئی واپس آگئے ہیں۔ **کل دنیا میں** ۳۶۲۰۰۰ علیحدہ علیحدہ سنڈے سکول ہیں جنمیں اسوقت ۲۶۰۰۰۰۰۰ طلبا تعلیم پاتے ہیں۔

# اڈیٹوریل نوٹس

مسٹر جان مارلے سکرٹری آف سٹیٹ کی بجٹ سپیچ کے بارے میں بعض باتیں اس قسم کی ہیں کہ ہندوستان اُن سے سبق سیکھ سکتا ہے۔ سکرٹری آف سٹیٹ اصلاحون کے متعلق تجویز پیش کرتے ہوئے اس امر پر بالکل خاموش ہیں کہ آیا اس ملک کے لوگوں کو پالیمنٹری حقوق دینے چاہئیے یا نہیں بلکہ اسپر انکی رائے بالکل مخالف ہے۔ اور نہ صرف انکی بلکہ تمام انگلستان اور سرکار ہندوستان کی بھی یہی رائے ہے۔ چنانچہ آنریبل مسٹر الیس نے تھوڑا عرصہ ہوا یہہ کہا تھا کہ اس ملک کے لوگوں کو جو پولیٹکل حقوق عطا کر دیئے جائیں لیکن سلف گورنمنٹ اس ملک کی حالت کے مناسب حال نہیں ہے۔ جہان کے لوگ قوم اور مذہب اور دستورات کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ تو گویا صاف مترشح ہے کہ ہندوستان ابتک سلف گورنمنٹ کے لئے تیار نہیں ہے یہہ جو اخباروں میں واویلا کیجاتی ہو کہ مسٹر مارلے صاحب نے یہہ نہیں کیا اور گورنمنٹ آف انڈیا نے وہ نہیں کیا۔ ان نکتہ چینیوں سے کیا فائدہ کیوں نہیں قوم اپنی حالت کی جانچ پڑتال کرتی۔ ہمکو اپنی نجات آپ پوری کرنی چاہئے ہمکو اپنے قومی اصلاح کرنی چاہئے اور قومی کیرکٹر میں ترقی کرنا چاہئے دیکھو آریوں کو کہ اصلاح کے بارے میں کتنے بہت کچھ ہیں مگر کرتے بہت کم۔ ذات پات کے توڑنے میں کہانتک آریہ لوگ کاربند ہوئے ہیں۔ اس کا ایک نشان بھی تو ہمکو نظر نہیں آتا سوشل تجویزیں کاغذون پر ہی لکھی ہوئی کیا فائدہ دے سکتی ہیں جبتک انپر عمل نہیں ہوتا بس مشکل ہے تو یہی ہے کہ جیسا اتحاد پیدا کرنا چاہئے وہ اتحاد ہم پیدا نہیں کرسکتے ہیں۔ جس نظر سے ہم دنیا کو دیکھتے ہیں وہ بہت کم وسیع اور چھوٹی ہے اور جب تک جاری یہہ حالت رہیگی تب تک ہمارا چلانا اور حقوق طلب کرنا نقار خانہ میں طوطی کی آواز کی مصداق ہوگی۔

---

پادری الیس وی کرمر کرببئی سے جو بحیثیت ڈیلیگیٹ جاپان کی کانفرنس طلبا میں گئے تھے۔ بشارت کے اُن پرجوش جلسون کا ذکر کرتے ہیں جو جاپان کے مختلف شہرون میں ہو رہے ہیں۔ ان جلسون میں بہت سے طلبا مسیح کا اقرار کرتے ہیں اور انجیل کے پیغام کو بڑے غور سے بہت لوگ سنتے ہیں اور خصوصاً ہمارے ہندوستانی ڈیلیگیٹون کی تقریر سننے کے بہت مشتاق نظر آتے ہیں اور اُنکی شہادت مسیح کی قوت کے بارے میں بڑے متاثر ہوتے ہیں۔

---

آج کل آریہ سماجیون میں یہہ ہل چل مچی ہوئی ہے کہ گورنمنٹ نے اور نیز سکھ اور مسلمان اور عیسائیون نے اسکو ایک ملکی فرقہ سمجھ لیا ہے۔ اور انکے اخبارون میں یہہ جتایا جاتا ہے کہ آریہ سماج ملکی فرقہ نہیں ہے بلکہ ایک مذہبی فرقہ ہے۔ ہم بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ آریہ سماج ایک مذہبی فرقہ ہے لیکن شروع میں جو طریقہ انہوں نے استعمال کیا اسمیں ملکی میلان پایا جاتا تھا۔ یہہ ایک ایسی تحریک تھی جو سلف کو دیکھتی تھی اور اس صورت میں دوسرے مذاہب کے لوگوں کو نفرت کی نگاہون سے دیکھنے لگی اور بہت کچھ بھلا بُرا کہا۔ انہوں نے لوگوں کو یہہ جتایا کہ دوسرا مذہب اختیار کرنا قوم سے بے قوم ہونا ہے اور ایک طرح سے اپنے ہی فرقہ کو قوم تصور کرنے لگ پڑے۔ یہہ ممکن ہے کہ لیڈرون کی ہرگز منشا نہیں تھی کہ ایسی تعلیم کا نتیجہ ملک پر کیا اثر ڈالے گی۔ لیکن حقیقت میں آریہ سماج کے تعلیم یافتہ طلبا میں یہی دھن پیدا ہو گیا تھا کہ اگر ہندوستان کی کوئی قوم ہے تو ہم ہی ہیں اور اگر قوم جاگی ہے تو وہی جاگے ہیں بغیر جو گذرا سو گذرا ہمکو قوی امید ہے کہ آریہ سماج جس نے واقعی ایک طور سے ملکی خدمت کی ہے اپنے تعصب کو چھوڑ کر ویدوں کی پرچار ہمدردی اور محبت کے رو سے کرینگے۔

---

جاپان میں جو مسیحی طلبا کا جلسہ ہوا اُس کے بعد بہت سے غیر ممالک کے طلبا نے جاپان کے مختلف صوبوں میں جا کر بشارتی جلسے کئے اور اُن جلسوں کا نتیجہ یہہ ہوا کہ سو سو طلبا نے جلسوں میں کھڑے ہو کر علانیہ مسیح کا اقرار کیا۔ ہمارے بمبئی کے پادری کرمر کی حوصلہ افزائی اس بات سے بہت ہوئی کہ جاپانی لوگ اُن کے کلام کو بڑے غور سے سنتے تھے۔ اور اُنکی طفیل سننے میں آتا ہے کہ بہت عمدہ کام ہوا ہے۔

---

مسٹر مارلے کی بجٹ سپیچ کے متعلق انکا یہہ فرمانا کہ سکرٹری آف سٹیٹ کی کونسل میں بھی ایک یا دو ہندوستانی شریک کئے جائینگے اس امر کے لئے اطمینان پذیر ہے کہ سرکار انگلشیہ یہہ نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی رعایا اور برٹش رعایا میں کسی قسم کی قومی تمیز کی جاوے۔ لیکن یہہ بھی غور طلب بات ہے کہ مسٹر مارلے صاحب کی سپیچ سے یہہ ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ اس ملک کے لوگوں کو پارلیمنٹری انسٹیٹیوشنس دینے کو تیار ہیں۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ یہان کے لوگوں کے لئے سوراج ناموافق ہے کیونکہ یہان کے لوگ قومی اور مذہبی اور زبانی اختلاف رکھتے ہیں۔ کاشکہ وہ دن آوے کہ یہان کے لوگ بجائے فرقائی قوم یعنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا الگ کرنے کے بجائے اپنے آپکو ہندوستانی کہنا شروع کردیں۔ تب ضرور وقت آجائیگا جب انگریزی گورنمنٹ کو یہہ کہنے کی گنجایش ہوگی کہ یہہ ملک پارلیمنٹری انسٹیٹیوشنس کے لئے تیار نہیں۔



# مُراسلات

## نیستی سے ہستی

ناظرین اخبار نورافشان کو یاد ہے کہ ہم مدت سے آریہ سماج کو حق کی طرف بلانے کے واسطے بذریعہ اخبار نورافشان ان کے عقاید کی بے ثباتی دکھلا رہے ہیں تاکہ کوئی نہ کوئی آریہ ضرور ہمارے مضامین کا نوٹس لیکر ہمارے خیالات پر ریمارک کرتا رہیگا مگران بیچاروں میں یہہ طاقت کہاں کہ ہمارے پرزور اعتراضات کے سامنے ٹھہر سکیں سب خاموش رہے آریہ مسافر جالندھر نے بھی ایک دفعہ قلم اٹھایا لیکن دوچار گالیاں دیکر ایسا خاموش ہوا کہ چناں خفتہ اند والی مثال بے اختیار زبان سے نکل رہی ہے ؛

اب اگرہ کا ایک اخبار مسافر نامی جو کہ گندہ دہانی و بدزبانی میں لالہ دیانند و لیکھرام سے کسی طرح کم نہیں بلکہ اپنی گندہ دہانی کے باعث کسی قانونی شکنجہ میں جکڑا ہوا ہے ہمارے ایک مضمون پر جو ۵ اپریل ۱۹۱۲ء نورافشان کے پرچہ میں بعنوان نیستی سے ہستی شایع ہوا ہے ہمکو گالیاں دے دے کر اپنے کمدرول کا غبار نکال رہا ہے ہم جانتے ہیں کہ گو اسکی تحریر میں ہمارے مضمون کے ایک لفظ تک کا جواب نہیں تو بھی صرف اس لئے کہ اس نے ہمکو مخاطب کیا ہے ہم نے مناسب سمجھا کہ کچھ تحریر کریں پیشتر ازیں ہم ایڈیٹر آریہ مسافر کو واضح کرتے ہیں کہ ابکی دفعہ آپکی زبان درازی کی برداشت کی گئی ہے اگر آئندہ ایسی حرکت آپ سے سرزد ہوئی تو سمجھ لینا کہ بس یہی سماج کا خاتمہ ہے آپکو دہو تی کے بل دینے بھول جاوینگے۔ ایڈیٹر مسافر صاحب معلوم نہیں کہ آپکو تحقیق حق سے کیوں اتنی نفرت ہے ذرا میرے مضمون کو غور سے تو پڑھ لیا ہوتا بندۂ خدا۔ میں تو یہہ دعوے رکھتا ہوں کہ آپکو میرے مضمون کے سمجھنے کی لیاقت ہی نہیں چہ جائے کہ آپ جواب باصواب تحریر کریں ہاں البتہ ڈیڑھ صفحہ اخبار کا سیاہ کرکے نیوگیوں کے جھگڑے میں تیس مارخان نام رکھانے کا شوق دل میں کود آیا ہوگا لیکن خیال رکھو تیس مارخان تب تک ہی بنے رہے تھے کہ ہمارے ساتھ معاملہ نہ پڑا تھا۔ اب معلوم ہوگا جب سکھنتے دھرتے بھول جاوینگے ؛

میں بڑا حیران ہوں کہ "آرین عقاید کی تردید دیانندی قلم سے"۔ کا سلسلہ بذریعہ اخبار دیرسے نکل رہا ہے جس کے کئی عنوان ختم ہوچکے اُسپر آپنے بالکل قلم نہ اٹھایا میں یقین کرتا ہوں کہ اگر آپ اُس سلسلہ کو شروع سے پڑھتے رہتے تو ایسی لایعنی خامہ فرسائی نہ کرتے کیونکہ یہہ مضمون اُس مضمون مذکورہ کے دوسرے عنوان کے خاتمہ کی مانند تھا اس پر آپ نے غور ہی نہ کی اس مضمون کے جواب میں جو چار پانچ کالم آنجناب نے سیاہ کئے انکا جواب بھی اوپر والے مضمون میں موجود تھا جسکو میں ہیا ۵ مہینے پیشتر لکھ چکا ہوں اس واسطے اب میں آپکی تحریر کی طرف بہت توجہ نہیں کرونگا اسی سال کے نمبر نورافشان ملاحظہ فرمادیں آپکی تاویل لا یعنے کا کافی جواب اُس میں دیا گیا ہے آپ مجھ سے یہہ بھی دریافت کرتے ہیں کہ دہریہ کسکو کہتے ہیں گویا آپ کے نزدیک مجھکو دہریہ کے معنے نہیں آتے میرا مضمون مندرجہ نورافشان بابت ۱۵ اپریل ۱۹۱۲ء بعنوان "دید دہریت پھیلانے والا ہے" دیکھ لیں آپ کی تسلی ہوجائیگی اگر کسر باقی رہ جائے تو مجھ سے دریافت کرسکتے ہیں۔

آپنے یہہ بھی لکھا ہے کہ میں نے سوامی دیانند جی کو جاہل کاذب لکھا ہے۔ اس پر آپ خوب سٹ پٹائے یہاں تک کہ آپ کے موہنہ سے اتنی گندی جھاگ بھی کہ انسانیت بھی کافور ہوگئی سنیئے اتنے جوش میں نہ آئیے دونوں لفظ میں ثابت کئے دیتا ہوں

جاہل۔ کے معنے بے خبر۔ بے علم۔ ناواقف کسی زبان سے بے بہرہ ہونے کو اُس زبان سے جاہل کہتے ہیں اب سنو۔ میں نے لکھا کہ سوامی دیانند سوائے سنسکرت کے جاہل مطلق تھے اب بتاؤ اگر وہ باقی زبانوں سے جاہل نہ تھے تو اردو جانتے تھے فارسی میں کتنے عالم تھے عربی میں کیسے فاضل تھے انگریزی میں کونسی ڈگری یافتہ تھے۔ لاٹن۔ عبرانی۔ فرنچ سے کہاں تک بہرہ ور تھے۔

میں نے تو سنا ہے کہ آپ ہندی بھی نہیں جانتے تھے اسی سے ستیارتھ پرکاش پہلے اڈیشن میں پوپوں نے داوٹ کی دیکھو ستیارتھ اڈیشن دوم میں سوامی جی کا اعلان اور رگوید آدی بھاشیہ بھومکا میں اشتہار دیاہو ستیارتھ پرکاش اڈیشن اول و دوم۔

لیجئے مہاشہ جی نمستے۔ آپ کا سوامی ہندی سے بھی جاہل نکلا آگے چلئے اردو فارسی انگریزی عربی لاطینی وغیرہ سب زبانوں سے جاہل اب آپ بھی مان لینگے ؛

اصل میں آپ اپنی عادت سے مجبور ہیں پہلے میں نے صرف اشارہ کیا آپ نہ سمجھے اب سر پر پڑی تو خوب سمجھ لیجئے گا باقی رہا کاذب دیکھو ستیارتھ پرکاش ترجمہ راجہ کشن ہتہ صفحہ ۳۱۲ کے سوال کے جواب میں یوں مرقوم ہے عیسائیوں کے نزدیک نجات چوتھے آسمان پر ہے جہاں بیاہ شادی باجے گاجے وغیرہ سے خوشی محسوس کی جاتی ہے ؛

دیکھو آنجناب کا صریح جھوٹ انجیل چھوڑ تمام بائبل تک میں نہیں مسیح کے کلام میں نہیں۔ مسیحی عقاید میں نہیں آپ ہی اپنے ہادی کو کذب سے بچائیے سوامی جی کا دلی الہام ثابت کیجئے اور انعام لیجئے نہ صرف آپکا سوامی نمبر ۱ دیانند ہی کاذب ہے بلکہ آپکا سوامی نمبر ۲ درشنانند نے بھی ایسا ہی لکھا ہے دیکھو دیا کھیان لکتاولی میں ٹریکٹ نمبر ۱۴ سو سوم دیدوں کی عظمت صفحہ ۴۰ ؛

ہیں اُس کی بابت نورافشان جلد ۳۵ نمبر ۱۵- ۱۲ اپریل ۱۹۱۶ء و جلد ۳۴ نمبر ۴۹ مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۱۵ء میں دو دفعہ اعلان دے چکا ہوں لیکن آپ کے سوامی ایسے سوئے کہ پھر نہ اٹھے نقلے ہم جگا جگا کر ہارے کے مصداق ہوئے ۔

سوامی نمبر ۲ درشنانند جی نے بھی تحقیق نہ کی اور کرتے بھی کس طرح اگر بالکل سفید جھوٹھ نہ لکھتے تو سوامی جیسے معزز القاب کے مستحق کس طرح ہوتے اب آپ بھی تو اپنے مونہہ میاں مٹھو بنتے ہیں سوامی جی کی شاگردی پر اتراتے ہیں ذرہ آپ ہی ہر دو سوامیان مذکورہ کے حوالہ کا پتہ بتائیں اخبار کے دفتر میں بیٹھے صرف باتیں بنانا کر باتونی نہ کہلائیں کچھ کرکے بھی دکھلائیں تاکہ ہم بھی آپکی لیاقت آزمائیں اور آپ کے آریہ پنتھ کر قربان جائیں نمستے ۔ آپنے پادری چوالا سنگھ کا حوالہ سنو جی یہاں چالوں کو جگہ نہیں یہہ نہ سمجھیں کہ حوالے دے دے کر چھوٹ جائیں گے یہاں آپکی علمیت کا اندازہ کیا جائیگا ہوش کرو علوم متعارفہ کے متعلق میں نے ایک لطیف دلیل پیش کی افسوس کہ آپ اپنی کم علمی کے باعث سمجھ نہ سکے میں تو آپسے بہت دور ہوں قریب کے کسی عیسائی پریچر سے سمجھ لیں وید منتر کی جو تاویل آپنے کی معلوم ہوتا ہے کہ یا تو جوش غضب میں ⅓ حصہ تاویل کا بھول گئے یا آگے دماغ نہ پہنچ سکا سنو وید منتر میں صاف لکھا ہے کہ ۔

پیدائش کائنات سے پہلے مادہ میں احساس نہیں تھا ۔ میں کہتا ہوں کہ اب کہاں سے آگیا جبکہ نیستی سے ہستی نہیں ہوسکتی ۔

پرمانو نہ تھے ۔ اکاش نہ تھا ۔ میرا سوال یہہ ہے کہ نہ تھا میں نیتی کا ترجمہ ہے بتاؤ اس نیتی سے یہہ سب کچھ ہست کس طرح ہوگیا مہربانی کرکے مفصل تحریر کریں کہ میری عرض ہے کہ چونکہ آپکو خواہ مخواہ گالیاں دینے کی مرض ہوگئی ہے آپکو چاہئے کہ پہلے میرے اعتراض کا فیصلہ کرلیں بعدہٗ گالیاں دے کر اپنی عاقبت تباہ کرلینا فقط

الراقـــــــــم

آپکا خیرخواہ ۔ رحمت مسیح ۔ از شاہ کوٹ ضلع گوجرانوالہ

---

## ویدک سائنس کا جھنڈا

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دلکا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

سوامی دیانند جی مہاراج ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۱۸ پر ایک فرضی عیسائی سے گفتگو کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ خدا کسی چیز کے فطرتی عمل کو روک سکتا ہے جیسے آگ پانی وغیرہ کی تاثیرات بدل سکتا ہے "یعنی مطلب یہہ کہ خدا کسی چیز کے فطرتی عمل کو روک نہیں سکتا سوامی جی کے پاس یہی ایک دلیل تھی جو ہمیشہ انکی زبان مبارک سے بمقابلہ عیسائی وغیرہ مذاہب نکلتی رہی بنا اس کی مروجہ معجزوں کی تردید ہے انہوں نے اس اصول کو الہامی کتاب کی کسوٹی بنا رکھا تھا اسی سے ہر ایک غیر مذاہب کی الہامی کتاب کی صداقت دریافت کیا کرتے تھے گو یہ اصول ایک حد تک صحیح تو ہے لیکن اسکی تعمیم بالکل غلط ہم کسی موقعہ پر اس پر بحث کرنے والے ہیں فی الحال ہم سوامی دیانند و دیگر آریہ سماجی لوگوں کی دیانتداری دیکھنا چاہتے ہیں وہ یہہ کہ آیا انہوں نے اس اصول سے وید کو بھی پرکھا یا نہیں اگر اس اصول سے وید کو نہیں جانچا تو واقعی اس سے بڑھکر بد دیانتی کیا ہوسکتی ہے کہ غیر کتابوں کو تو اس اصول پہ پورا نہ اترنے پر درجہ الہام سے گرا دیں اور وید کی بابت بالکل خاموش یا تجاہل عارفانہ کرکے سمجھ لیں کہ چونکہ ویدوں کا ترجمہ عام فہم ابھی تک نہیں ہوا اس لئے کسی غیر قوم کو طاقت نہیں ہے کہ ویدوں پر اس قسم کا اعتراض کرسکے ۔

لیکن آریہ سماجیو یاد رکھو ہم نے ارادہ کیا ہے اور وہ مالک و خالق حقیقی ہمارے ارادہ کو پورا کرنے والا ہے کہ آپ لوگوں کی تمام کتابیں مہیا کرکے ویدوں کی تعلیم کا راز طشت از بام کریں اور ثابت کریں کہ اس وید میں جسے آریہ سماج چھپاتا ہے کیا کچھ بھرا پڑا ہے اور یہہ بھی یاد رکھو کہ اب وہ دن گئے کہ جب اپنی پوتھیوں کو صندوقوں میں بند کرکے غیر قوموں پر اعتراض کی بھرمار کیا کرتے تھے ۔ ہمارے پاس آپ کے گھر کا سارا تانا بانا طیار پڑا ہے دیکھئے کس طرح ہم ثابت کرتے ہیں کہ وید کلام الہی نہیں فی الحال مذکورہ بالا معیار تجویزہ سوامی دیانند سے وید کو پرکھتے ہیں سنو آریہ بھیونی مطبوعہ اجمیر ویدک ینترالیہ ۱۹۱۱ء ایڈیشن ہشتم ناگری کے صفحہ ۱۱۲ پر سوامی جی یجر وید ادھیائے ۶ منتر ۲۲ و ۲۶ و ۳۴ لکھکر انکا ترجمہ اس طرح کرتے ۔

"آپکی کرپا سے پران ۔ اور جل ستھا دو یا اور اوشدھی سوکھ دائک ہم لوگوں کے لئے سدا ہوں کبھی پرت کول نہ ہوں اور جو ہم سے دویش ایرات شترتا کرتا ہے تتھا جس دشٹ سے ہم دویش کرتے ہیں ہے نیائے کاری اُس کے لئے پورو کت پرانند پرت کول دکھ دائک ہوا ارتھات جو ادھرم کرے اسکو آپکے رچے جگت کے پدارتھ دوکھ دائک ہوں جس سے وہ ادھرم نہ کرے اور تکو دکھ دے سکے ہم لوگ سدا سکھی ہی رہیں ترجمہ اے پرمیشور آپکی ہوا زندگی پانی اور علم وغیرہ اشیاء ہمکو موجب راحت ہوں کبھی ہمارے مخالف نہ ہو لیکن جو آدمی ہم سے دشمنی کرتے ہیں ان کے لئے دنیا کی تمام اشیاء مخالف تاثیر والی ہوں جو سدا دکھ دینے والی ہوں وغیرہ وغیرہ

یہہ منتر بہت سی باتوں کا فیصلہ کرنے والا ہے لیکن اس وقت ہم صرف ایک مسئلہ "قانون قدرت" پر ہی پرکھنا چاہتے ہیں ۔





آریہ لوگ کہتے ہیں کہ وید الہامی کتاب ہے اور یہہ منتر خدا نے لوگوں کو سکھلایا کہ اس طرح مجھسے دعا مانگو جس کا مطلب یہہ ہے کہ جو کوئی آریہ لوگوں سے دشمنی رکھتا ہے یا آریہ لوگ جس سے دشمنی رکھتے ہیں (دہ انصاف) اُن کے لئے دنیا کی تمام چیزوں کی تاثیر الٹ جائے گویا پانی سے انکی پیاس نہ بجھے آگ سے سردی رفع نہ ہو یا آگ اپنی گرمی نہ دیوے اور اگر روٹی کھاویں تو سیر نہ ہوں اگر کسی مرض پر دوائی کھاویں تو اُن کے لئے دوائی کا اثر کافور ہو جاوے اگر وہ چارپائی پر سونے کی کوشش کریں تو چارپائی اوپر اور وہ نیچے ۔ پانی اُن کے کھیتوں میں پڑکر اُلٹا خشکی کو بڑھاوے سورج کی گرمی اُن کے لئے سرد ہو جاوے حتی کہ لڑکے بالے بھی انکی عورتوں کو پیدا نہ ہوں بلکہ مردوں کو ہوں انکا پڑھا ہوا علم انکو جاہل کر دے غرض سب کچھ الٹا پلٹا گردان دار اب میں سوامی جی کے چیلوں سے کہتا ہوں کہ کیا یہہ اُس اصول سے خلاف ہے یا مطابق کیا خدا کسی چیز کا فطرتی عمل روک سکتا ہے ؟ کونین کا فطرتی عمل ہے کہ بخار کو بند کر دے کیا خدا اُسکو روک سکتا ہے پانی کا فطرتی عمل ہے کہ پیاس کی شدت کو رفع کرے کیا خدا پانی کی تاثیر کو پلٹ سکتا ہے بلکہ منتر میں تو تمام دنیا کی چیزوں کی تاثیر کو الٹا گردانا گیا ہے لیکن اب میں کہتا ہوں کہ کیا اس منتر کے ہوتے ہوئے وید الہامی ثابت ہو سکتے کیا یہہ سما دوسری الہامی کتابوں پر حاوی ہو سکتا ہے اور وید پر اگر اس منتر کی طرح الٹ جاتا ہے ۔

بھئی آریو مجھے تو آپ کی رعایت مدنظر ہے اب سمجھ میں آیا کہ یہہ ستیار صرف ہمارے تکلیف دینے کے لئے بنایا گیا آپ کے لئے تو یہی وید دویا کے فائدہ دینے والا ہوگا ۔

افسوس کی بات ہے کہ آریہ سماج نے بغیر غور کئے سوامی جی کی ہر ایک بات پر آمنا صدقنا کر دی اگر ذرا عقلمندی سے غور کرتے تو سوامی جی کی چال بازیاں اُنپر صاف منکشف ہو جاتیں ۔

آریو اب بھی وقت ہے کہ وید کو دور ہی سے سلام کر دو جو کہ اپنی ست ودیا سے تمام جہان کا تختہ ہی الٹنا چاہتا ہے ۔

مجھے ایک بات اور یاد آگئی بھلا وہ لوگ جو آریوں سے دشمنی کریں اُن کے لئے تو ناحق تمام اشیاء کے فطرتی عمل پلٹ سکتے ہیں (وید ودیا کی رو سے) لیکن جن لوگوں سے خود آریہ لوگ دشمنی کریں اُن کے لئے کیوں نہ پلٹیں واہ جی واہ یہہ خوب انصاف ہے اور پھر لطف یہہ کہ ترجمہ میں سوامی جی نے لفظ نیار کاری لکھ دیا بھلا آریوں کا نیاکاری ایشور بھی نیار کرتا ہے کہ جو تم سے دشمنی کریں انکو بھی دکھ دے اور جنسے تم دشمنی کرو انکو بھی دکھ دے ۔ ہاں ہاں یاد آگیا جب سوامی جی نے دنیا کی تمام چیزوں کو الٹا گردان دار تو معلوم پڑتا ہے کہ خدا کا نیاء بھی اُسی گردان میں گردانا گیا جس کا الٹا اثر پڑتا ہے قہ قہ قہ

آریہ سماجیو ۔ پانچویں شرط یہہ ہے کہ الہام قانون قدرت کے خلاف نہ ہو لیکن خود سوامی جی نے ہی ثابت کر دیا کہ وید خود بھی اس شرط کے خلاف ہے ایک شرط یہہ ہے کہ الہام میں کسی کی رو رعایت نہ ہو لیکن یہاں بڑی بھاری رعایت پائی گئی جس سے بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گیا کہ وید الہامی نہیں ۔

۵

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
ساری انکی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

سلاقـــــم

خاکسار رحمت مسیح
شاہ کوٹ ضلع گوجرانوالہ

# ویدوں کے سنگھیتا

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

**وید سنگھیتا کیسے ترتیب دیئے گئے**

اسمیں کوئی شک نہیں ہے کہ رگ سنگھیتا کے دسویں منڈل کے گیتوں کو چھوڑ کر باقی منڈلوں کے گیت ہندو آریوں کے قدیم ترین رچنا ہیں اور وہ ویدک زمانے میں رچے گئے ۔ ویدک زمانہ سے وہ زمانہ مراد ہے ۔ جب رشی لوگ دریائے سندھ یا پنجاب کی پانچ ندیوں یا سرسوتی کے کنارے پر آباد ہو رہے تھے ۔ اور اس سرزمین کی اناریہ قوموں کے ساتھ جنگ و جدل میں مشغول تھے لیکن گیتوں کا رچا جانا اور بات ہے اور گیتوں کا جمع کیا جانا اور بات ہے اور ترتیب پانا اور بات ہے ۔ سو اگرچہ یہہ گیت ویدک زمانے میں رچے گئے ۔ پھر یہہ ویدک زمانہ ہی میں سنگھیتا کی صورت میں جمع نہیں کئے گئے ۔

اب بیچ میں ان گیتوں کے بعض رچا سامن یا گان کے طور پر سوم رس کے چڑھاتے وقت استعمال ہونے لگے ۔ اور بعض رچا اور یگیوں کی ادائیگی کے لئے بھی خاص طور سے کام میں لائے جانے لگے ۔ سو جب ان گیتوں کو سنگھیتا کی صورت میں جمع کیا ۔ تو ان کے تین سنگھیتا بنے اور ان کے منتر تین ہی مجموعے سے حاصل کئے گئے ۔ کل گیت جو عام طور سے گائے جاتے تھے انکو جمع کرنے سے رگوید سنگھیتا بنا (۲) رچا جو سامن کے طور پر گائے جاتے تھے ان کو جمع کرنے سے سام وید سنگھیتا بنا (۳) رچا جو یگیوں کی ادائیگی کے لئے استعمال ہوتے تھے اُن کو اور نثر کے منتروں کو جمع کرنے سے یجر وید سنگھیتا بنا ۔ کس زمانے میں اس سنگھیتا کی اصلاح کی گئی ؟ ایک فریق پرانے متن کو پکڑے رہے ۔ دوسرا فریق نئے متن کو چلاتے رہے

سو یجر وید سنگیتا دو بن گئے ٭

ایسے ایسے کام ایک ہی دن میں انجام نہیں پاتے ۔ سو ویدون کے ترتیب دینے میں ایک بڑا زمانہ گذر گیا ۔ جب اہل ہنود کے بزرگ شاہ زوری تہذیب و تعلیم و دینی رسومات کی پیروی میں آگے بڑھے جب انہون نے پنجاب سے قدم اٹھا کر شمالی ہند میں کم از کم چار بڑی سلطنتیں قایم کیں ۔ کورو پنچال کوشل اور بدیہا اس زمانے کو علما ایک زمانہ کہتے ہیں ۔ جس زمانہ کی شاعرانہ تصویر مہا بھارت اور راماین میں کھینچی گئی (ایک کے لیے ہندوستانی میں کوئی خاص لفظ نہیں ملتا سو ہم اس زمانے کو اردو میں شاعرانہ زمانہ اور ہندی میں کا بیہ یگ کہہ سکتے ہیں ) ۔

زمانہ حال کے ویدک عالم بابو رمیش چندر دت سی آئی ای اپنی مشہور کتاب History of civilisation in Ancient India

میں ۲۰۰۰ سے ۱۴۰۰ قبل از مسیح تک ویدک زمانہ اور ۱۴۰۰ سے ۱۰۰۰ قبل از مسیح تک شاعرانہ زمانہ یا کابیہ یگ قرار دیتے ہیں ۔

اہل ہنود کی عام روائت کے مطابق کرشنہ دویپاین رشی جو وید بیاس لقب سے ملقب ہیں ۔ کے مرتب ہیں ۔ کرشنا دویپاین کورو پنچال سلطنتون کے دنون میں یعنی کابیہ یگ میں موجود تھے سو اس روائت سے کچھ ثابت ہو یا نہ ہو یہہ تو ثابت ہوتا ہے کہ ویدون کی ترتیب کابیہ یگ میں ہو گئی ٭

یورپین علما نے جہان تک تحقیقات کی ۔ ان کے مطابق چارون وید ایک ہی شخص سے ترتیب نہیں دیئے گئے ۔ سو ترتیب کے لحاظ سے کرشنہ دویپاین والا قصہ بہت زور نہیں رکھتا ہے ٭

اب رگ یجر ۔ سام ان تینوں سنگیتوں میں سے کونسا سنگیتا پہلے ترتیب دیا گیا ۔ یہہ بھی ایک حل طلب سوال ہے ٭

بعض علما سامن کی بابت یون گمان کرتے ہیں کہ اس کا پاٹھ (قرأت) رگ کے موجودہ پاٹھ سے قدیم ہے کیونکہ سامن کی صحت کو قایم رکھنے کے لیے جسقدر احتیاط عمل میں لائی گئی رگ کی صحت کو قایم رکھنے کے لیے اس قدر احتیاط عمل میں نہیں لائی گئی ۔ اس کی وجہ یہہ ہے کہ رگ عام گیت تھے اور سامن رسومی گیت ۔ رسومی گیت ٭٭٭

---

## انعام ! انعام !! انعام !!!

یہہ لکھنا کہ جاسوس کیسا اخبار ہے ۔ بالکل فضول ہے ۔ کیونکہ بفضل ایزدی جاسوس نے اپنی نرالی اور انوکھی خصوصیات کیوجہ تھوڑے سے عرصہ میں جسقدر غیر معمولی شہرت ۔ ترقی ۔ اور عزت حاصل کر لی ہے وہ جاسوس کی خوبیون کی کافی دلیل ہے ۔ جاسوس دیسی ریاستون ریلوے ۔ ڈاک خانہ اور پولیس کی اصلاح کے ساتھ ہی پبلک کی دلچسپی کے لیے بھی ہر قسم کے مضامین مہیا کرتا ہے جاسوس کی قیمت سالانہ معہ محصولڈاک صرف تین روپیہ ہے اور ہر خریدار کو (۴۰۰) صفحہ کے ناٹک انعام میں مفت دیئے جاتے ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ جاسوس ہندوستان میں ہر پڑھے لکھے کے ہاتھ میں نظر آئے اس لیے ہم آخر جولائی تک یہہ رعایت کرتے ہیں کہ جو صاحب نئے خریدار ہوں گے انہیں بجائے چار سو صفحہ کی ناٹکون کے پانچسو صفحے کے ناٹک مفت دیئے جاینگے ۔

اور جس خریدار کی درخواست نمبر (۱۰) و (۲۰) و (۳۰) و (۴۰) و (۵۰) و (۶۰) و (۷۰) و (۸۰) و (۹۰) و (۱۰۰) پڑیگی اُس سے بجائے تین روپیہ (ے) سالانہ قیمت کے صرف ۲ لیے جاینگے ۔ غرض یہہ کہ نئے خریدار ہر طرح فائدہ میں رہینگے ۔ درخواستیں جلدی بھیجیے ۔ ورنہ وقت اور موقعہ ہاتھ سے نکل جانے پر پچھتانا اور افسوس کرنا پڑیگا ٭

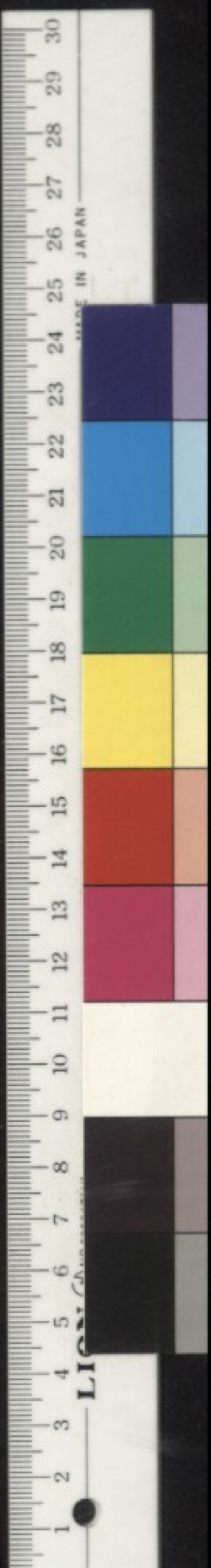
المشتھر

منیجر اخبار جاسوس ۔ آگرہ

---

## رسید زر

| | |
|---|---|
| پادری ڈبلیو ۔ جی ۔ اینڈرسن مری | [illegible] |
| مسٹر ایم ایل ۔ اسٹرٹ ۔ جھانسی | [illegible] |
| کے ۔ سی ۔ بیل ۔ اسکوائر ۔ نصیر آباد | [illegible] |
| پادری جے ۔ سی ۔ وُوڈ لنڈن | [illegible] |
| مسٹر ایچ ہچنسن ۔ سہارنپور | [illegible] |
| پادری اے ایچ ایجیل حیدر آباد | [illegible] |
| چیف کیشیر لاہور | [illegible] |
| پادری جی ایچ ۔ فرائے بریلی سنہ ۱۹۰۸ء | [illegible] |
| مسٹر ای ۔ میکملن سنہ ۱۹۰۷ء | [illegible] |
| پادری ایچ ۔ ڈبی ۔ گولڈسمتھ سنہ ۱۹۰۸ء | [illegible] |
| ڈاکٹر ڈی ۔ این ۔ پی ۔ دتا ۔ | [illegible] |
| پادری جے ۔ این ۔ ہائیڈ | [illegible] |
| مس جے ۔ میکرکین ۔ لکھنؤ سنہ ۱۹۰۷ | [illegible] |
| بابو رمجیل سنگھ دارانگر | [illegible] |
| پادری ڈبلیو جے ۔ کلارک | [illegible] |
| ہیڈ مسٹرس مشن سکول ۔ | [illegible] |
| پادری علاء الدین سنہ ۱۹۰۷ | [illegible] |
| مسٹر جمیل الدین شکر گڈھ | [illegible] |
| مس ایم ۔ ای ۔ بیرٹ سنہ ۱۹۰۷ | [illegible] |



ہے اور کھڑ کھڑے کو توڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ ایسا ہی اِس لڑکی کا حال ہوگیا۔ مگر آج تو اُس کی بات چیت طور اور ارادہ سے یہہ معلوم دیا کہ گویا یہہ وہ لڑکی ہی نہیں ہے اُس نے مجھ سے بڑی عاجزی سے معافی چاہی۔ نہ صرف کل کی گفتگو اور خفگی کے بارہ میں بلکہ اُس نے اور کئی باتوں کی بھی جنکو صرف وہی جانتی ہوگی۔ اور اب اس نے مجھ سے وعدہ کرلیا ہے کہ جہاں تک ہوسکیگا آیندہ کوشش کرونگی کہ بدمزاجی۔ خودپسندی اور غصہ کو اپنے دل میں جگہ ہی نہ دونگی۔ ایسی تبدیلی اُس کے دل کی اور اختیار کرنا حلم اور فرمانبرداری کی طبیعت کا نتیجہ تمہاری تعلیم کا ہے۔ اور اس لئے میں تمہاری بڑی شکر گذار ہوں۔ بیٹے کہا مسز جانسن۔ یہہ تو آپکی مہربانی ہے۔ کہ میری نسبت ایسا نیک گمان کرین۔ لیکن میں آپ ہی جانتی ہوں کہ مجھ نالائق گنہگار میں یہہ طاقت کب ہے کہ میں کسی کا دل بدل سکون۔ ہان البتہ۔ جب میں نے اس کو غصہ یا خودرائی و ضد کرتے دیکھا تو ضرور اُس کو ٹوکا۔ اور جس طرح ہوسکا سمجھایا۔ چنانچہ اِس مرتبہ بھی جب اُس نے چند الفاظ بہت بے مناسب آپکی شان میں کہے تو میں نے اُس کو سمجھایا اور سکھایا۔ تو اس وقت جبکہ اُس کا غصہ اتر گیا آپ ہی اپنے دل میں شرمندہ ہوکے مجھ سے پوچھنے لگی کہ میں کیسے اپنے قصور کا خدا کے سامنے اقرار کروں۔ تب میں نے اُس سے کہا کہ دعا کے وسیلہ سے۔ پھر اُس نے خواہش کی کہ میں اُس کے ساتھ دعا مانگوں۔ جو مینے قبول کیا۔ چنانچہ جب دعا مانگ چکی تو اس کا چہرہ خوشحال معلوم دیا مگر جب آپ کے پاس اقرار کرنے کا ذکر ہوا تو اُسکی طبیعت اُسی وقت پھر بدل گئی۔ اور آپ کے سامنے اقرار کرنا سخت معلوم ہوا۔ دیر تک وہ اُسی بات پر بحث کرتی رہیں۔ آخر کو آپ ہی

نہیں ہیں کہ میں نے کیا کہا کون فائدہ ہوگا۔

میں بولی۔ جینا یہہ تو سچ ہے کہ وہ نہیں جانتی ہیں مگر تم تو جانتی ہو۔ پس اُس سے چھپانا اُس بات کا گویا ایک قسم کی چوری یا ایک قسم کا جھوٹھ ہی تصور ہو سکتا ہے۔ یعنی کوئی بات کا کہ جس کے باعث تمہارا ادراک تمکو قصورمند ٹھہراتا ہووے اُس کا اقرار کرنا مناسب ہے۔ علاوہ اِس کے ماں باپ اور بیٹی تینوں میں کسی بات کا بھید نہ ہونا چاہئے۔ سب باتوں میں صفائی اور کامل اعتبار جس کی بنیاد محبت پر ہو آپس میں ہونی چاہئے۔ لیکن خدانخواستہ جہاں یہہ بات نہیں ہے وہیں اکثر تم دیکھوگے کہ بچوں کی طرف سے نافرمانبرداری۔ یا غیبت۔ یا دھوکہ دینا اور فریب کی طبیعت نمایان ہوگئی۔ اور والدین کی طرف سے سختی۔ ناامیدی۔ اور بےصبری اور کسی قدر تعصب پایا جائیگا۔ اِن سب باتوں کو خیال میں لاکے بہت ہی مناسب ہے کہ تم اپنی ماں سے اِس بات کا ذکر دو۔ اور چھپانے کا ہرگز قصد نہ کرو۔ اور اگر تمکو کچھ بھی ڈر یا عذر ہے اِس بات کے کرنے سے تو خدا کی مدد چاہو۔ وہ یقیناً تمکو طاقت اور ہدایت بخشیگا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد وہ بولی کہ اچھا مگر ہم خدا سے مدد چاہونگی کیونکہ میرا دل تو اِس بات سے بہت گھبراتا ہے کہ کس طرح میں اپنے برے خیالوں کو جنکی خبر کسی کو بھی نہیں ہے اور جنکی تصور وار میں ایک ہی دفعہ نہیں بلکہ لاکھون مرتبہ ہونگی جاکے اقرار کرون۔ شاید وہ مجھکو تمہارے کہنے کے موافق طاقت بخشیگا یہہ سن کے ہم دونو پھر سجدہ میں گئے۔ اِس دفعہ جینا نے آپ ہی نہایت عاجزی سے دعا مانگی۔ اُس کا مضمون تھوڑا سا یہہ تھا۔ کہ اے خداوند تو مجھ کو سکھا کہ

کس طرح میں اپنی ماں سے اپنے قصوروں کا اقرار کروں مجھکو تو بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ آمین ؛

جب دعا ہو چکی تو تھوڑی دیر وہ چپ چاپ ہوگئی گویا کہ وہ بڑی سوچ میں ہوگئی تھی۔ پھر بول اٹھی۔ کہ مریم۔ اب میرا دل کہتا ہے کہ ماں سے کہنا ضرور چاہیے۔ اور اگر وہ غصہ اور رنجیدہ بھی ہوگی تو مجھے یقین ہے کہ تھوڑی دیر کے واسطے نہ کہ ہمیشہ کے لئے۔ پس تم جاؤ اور ماں کو بلا لاؤ۔ میں نے اُس وقت اور کچھ کہنا نہ چاہا جبکہ مجھے معلوم ہوا کہ خدا نے آپ ہی اُس کے دعا کا جواب دیدیا اور اس کی سرکش طبیعت کو نرم کر دیا۔ پس میں فوراً اُٹھ کے اس کی ماں کے کمرہ میں گئی۔ وہ اپنے لکھنے والے کمرہ میں لکھنے کی میز پر بیٹھیں لکھ رہی تھیں۔ مین نے دروازہ پر کھڑے ہو کر کھٹکھٹایا اور پوچھا کہ اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کرون۔ انہوں نے کہا ہاں۔ اندر آؤ کیا ہے۔ میں نے کہا کہ جینا آپکو ایک دو لحہ کے لئے بلاتی ہے۔ اُس وقت پہلے تو وہ ذرا سا گھبرائیں اور قلم ہاتھ سے رکھ کر بڑی تفکر سے پوچھنے لگیں۔ کہ بتلاؤ جینا اچھی تو ہے۔ سب خیریت ہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہہ ماں کا دل اگر کوئی محبت کامل اور بے مطلب اس دنیا میں ہے تو ماں کی محبت ورنہ اور تو سب کی محبت اپنی غرض کے ساتھ ہے۔ مینے کہا مجھے بڑا افسوس ہوا کہ آپکو کسی قسم کا فکر میرے آنے سے ہوا۔ لیکن یقین جانئے کہ سب خیریت ہے۔ صرف جینا آپ سے کچھ کہیگی۔ تب تو انکی جان میں جان پڑ گئی۔ پس جلد اُٹھ کے میرے ساتھ جینا کے کمرہ میں چلی آئیں۔ جب کمرہ کے دروازہ پر پہنچیں۔ تو مینے دروازہ کھولدیا

تاکہ وہ اندر جاویں۔ اور مینے خود اندر جانا اُس وقت مناسب نہ جانا۔ میں نے یہہ ہی مناسب سمجھا کہ ماں اور بیٹی اکیلی باتیں کریں تو بہتر ہوگا۔ پس میں اپنے کمرہ کو چلی گئی اور بڑی دیر کے لیے اپنے پلنگ پر لیٹ گئی۔ مجھے بھی کچھ تکان سا معلوم دیتا تھا مگر سبب اس کا کچھ معلوم نہ دیتا تھا کہ کیون۔ جب سب باتین اُن سے اور جینا سے ہوگئیں تو اس کے بعد مسز جانسن نے مجھے بلایا۔ چنانچہ میں فوراً اُن کے پاس چلی گئی۔ انہوں نے آگے بڑھ کر میرا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔ اور کہنے لگیں کہ میں تمہارا شکریہ ادا نہیں کر سکتی کہ کس طرح سے تم ہماری بیٹی جینا کو درست راہ پر چلنا سکھا رہی ہو۔ یہہ سب آواز جو آج اُس نے اپنی زبان سے میرے سامنے کئے اور معافی چاہی اس سے پہلے کبھی نہیں کئے تھے۔ اور نہ امید تھی کہ کرے حالانکہ اُسکی خودغرضی اور بدمزاجی کے باعث ہمکو بہت دفعہ رنج اور فکر پیدا ہوا ایک تو اُس کی بیماری کے سبب سے اور دوسرے شاید اپنی سستی اور اور کاموں میں ہروقت مبتلا رہنے سے میں نے اُس کی تربیت اور تعلیم وہدایت میں بہت کوتاہی کی ہے۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ ہروقت نوکروں کے ساتھ رہا کرتی۔ اور جیسا چاہتی کرتی۔ جو مانگتی لیتی۔ اور جو چاہتی بولتی اور سمجھتی۔ اگر کبھی ایسا موقعہ آجاتا کہ میں اُس کی کسی بات کو روکتی تو اُس کو بہت ہی برا معلوم ہوتا تھا۔ اور گڑگڑا کر۔ رو کر ضد کر کے اپنی ہی بات کو پورا کرا لیتی۔ یہہ عادت اُس کی بڑھتے بڑھتے یہاں تک ہوگئی کہ کسی کو مجال ہی نہ رہی کہ اُس کی بات کو ٹالے۔ جس طرح گھوڑے یا بیل کو جب پہلی دفعہ کھڑکھڑے میں جتتے ہیں تو وہ نہایت تنگ ہو کر لات مارتا۔ پاؤں پھیکتا

# اشتہارات

## خبردار

۲۰۰ صفحہ　　　قیمت ۸ر

طرز بک سائیکلو پیڈیا اردو تمام ضروری باتین جنکے کثر کام پڑتا ہے ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہیں ایک حجبا گتھی ہندوستان بھر کے شاعر اخبارات ۔ انجمن بالیجرن بیٹا بڑے سوداگر ہر شہر کی پیداوار دستکاری ریلوں کے نقشے کرایہ جنتری سود تنخواہ بیچنے اوزان دیجانے مردم شماری چنگی ڈاک تار ریل کے قواعد محصول خرچہ عدالت فرض حصار باتین حکمت کیمیا قانون یا تاریخ نجوم وغیرہ ملنے کا پتہ :- ایم محمد شفیع کاتب لودیانہ مشن پریس پنجاب ٭

---

## ضرورت

مشن بائز ہائی سکول ڈیرہ دون کی سیکنڈ ماسٹری کے لئے ایک بی ۔ اے کی ضرورت ہے جس نے سائنس کا مضمون لیا ہوگا ۔ اس کو ترجیح دیجائیگی ۔ تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ خط و کتابت سے کیا جائیگا ۔

المشتہر

پرنسپل اے پی مشن بائز ہائی سکول ڈیرہ دون

---

## نوٹس

تسلیم ۔ واضح ہو کہ جو کرسچن جو کہ سگ یا دیگر حیوانات کے کاٹے ہوتے ہوں اُن کے واسطے ایک مکان واقع صدر بازار کسولی میں لیا گیا ہے وے یہاں آکر اس مکان میں بغیر کرایہ رہ سکتے ہیں اور سب سامان وغیرہ مہیا سوائے بیڈنگ (بستر) کے اور کوئی چیز ہمراہ لانیکی ضرورت نہیں ہے اور اگر ممکن ہو تو پیشتر یہاں آنے کے ایک پوسٹ کارڈ بطور اطلاع بہ پتہ ذیل ارسال فرمادیں فقط

راقم نیاز

ایم ۔ الیعزر ٹھیکہ دار ۔ کوہ کسولی

## مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی ۔ زبانون میں مسیحی کارندون کی خاطر شائع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے ۔ بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندون کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندون کی علمی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنون کی کلیسیائی خبرین اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کامون کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے

### شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

| | | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|
| عوام سے | | | |
| اگر تنخواہ | پچاس روپیہ سے کم ہو | ۸ر | ″ |
| ″ | پچیس ″ ″ | ۴ر | ″ |
| ″ | پندرہ ″ ″ | ۱۲ر | ″ |
| | ادنی ترین نرخ | ۱۲ر | ″ |

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے ٭

درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں ٭

المشتہر

پروفیسر ڈی ۔ ایچ ایڈورڈز الہ آباد

---

## پرسبٹیرین بیواؤن و یتامی کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۹۸ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اسمیں شریک ہوچکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۶۵ بیوگان اور خاندانون کو ۷۵ ہزار روپیہ سے زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کمی اور اس قسم کے فنڈون سے بہت ارزان ہے ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردون کو پیرسالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامی میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے ٭

المشتہر

پادری والٹر ۔ جے کلارک صاحب ایم ۔ اے

مینجنگ ڈائرکٹر نولکھا ۔ لاہور

---

## دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱ہ معہ ضمیمہ ۱ہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ″ ۱ہ ″ ۱ہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ۔

### شرح اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہارات | سہ ماہی | شش ماہی | سال تمام |
|---|---|---|---|
| کالم کا آٹھوان | ۸ر | ۱ہ | ۲ہ |
| چوتھائی کالم | ۱ہ | ۲ہ | عہ |
| نصف کالم | ۲ہ | عہ | ۱۱عہ |
| پورا کالم | عہ | ۱۱عہ | سہ |
| پورا صفحہ | سہ | صہ | لعہ |

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر ما بعد کے لئے ایک آنہ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ٭

### نوٹ

نامہ نگاران اپنی اپنی تحریرون کے آپ ذمہ وار ہیں ٭

پادری ایچ گولکھ ناتھ صاحب بی۔ اے اڈیٹر ومینجر نور افشان ساکن پہلور کے لئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام وائیلی براڈر کے چھپا